سبق-5

دنیا

ہے دنیا جس کا نانوں میاں یہ اور طرح کی بستی ہے
جو مہنگوں کو یہ مہنگی ہے اور سستوں کو یہ سستی ہے
یاں ہر دم جھگڑے اُٹھتے ہیں، ہر آن عدالت بستی ہے
کچھ دیر نہیں اندھیر نہیں، انصاف اور عدل پرستی ہے
اس ہاتھ کرو اس ہاتھ ملے، یاں سودا دست بدستی ہے

جو اور کسی کا مان رکھے تو اس کو بھی ارمان ملے
جو پان کھلا دے پان ملے، جو روٹی دے تو نان ملے
نقصان کرے نقصان ملے، احسان کرے احسان ملے
جو جیسا جس کے ساتھ کرے پھر ویسا اس کو آن ملے
کچھ دیر نہیں اندھیر نہیں، انصاف اور عدل پرستی ہے
اس ہاتھ کرو اس ہاتھ ملے، یاں سودا دست بدستی ہے
جو اور کسی کو ناحق میں کوئی جھوٹ بات لگاتا ہے
اور کوئی غریب اور بیچارہ حق ناحق میں لٹ جاتا ہے
وہ آپ بھی لوٹا جاتا ہے اور لاٹھی پاٹھی کھاتا ہے
جو جیسا جیسا کرتا ہے پھر ویسا ویسا بھرتا ہے
کچھ دیر نہیں اندھیر نہیں، انصاف اور عدل پرستی ہے
اس ہاتھ کرو اس ہاتھ ملے، ماں سودا سب بدستی ہے

آپ نے پڑھا اور جانا

نظیر اکبر آبادی کو اردو نظم کا باوا آدم کہا جاتا ہے۔ نظیر کا تعلق اکبر آباد (آج کا آگرہ شہر) سے تھا۔ نظیر کے زمانے میں شعراء امیروں، رئیسوں اور شاہوں کے مزاج کے مطابق شاعری کررہے تھے۔ نظیر نے ان شاعروں سے بالکل الگ عوام کو اپنی شاعری کا موضوع بنایا۔ انہوں نے اپنی نظموں کا موضوع میلے ٹھیلے، تیج تیوہار اور عام لوگوں کی سرگرمیوں کو بنایا۔ اور ساتھ میں زبان بھی عوام کی استعمال کی۔ ان کے اس انداز کو ان کے ہم عصر شعراء نے ناپسند کیا، اور انہیں گھٹیا اور کم تر شاعر کہا۔ لیکن نظیر اکبر آبادی کی عوامی مقبولیت نے بالآخر یہ ثابت کردیا کہ وہ ایک اہم اور عظیم نظم گو شاعر تھے۔ نظیر اکبر آبادی کی کئی نظمیں جیسے دنیا، آدمی نامہ، بنجارہ نامہ، وغیرہ آج بھی اپنی اہمیت اور افادیت کے اعتبار سے ادب کے ہر حلقے میں معروف ہیں اور ان کے خالص ہندوستانی ہونے میں کوئی شک نہیں۔ ان کی شاعری تخیل کی پرواز نہیں بلکہ حقیقی زندگی کی ترجمان ہے۔

مشکل الفاظ کے معنیٰ

لفظ	معنی
ہرآن	ہروقت
عدالت	کچہری، جہاں مقدموں کے فیصلے ہوتے ہیں
عدل	انصاف
پست	نیچا، کم تر
یاں	یہاں
دست بدستی	اس ہاتھ سے اس ہاتھ میں

مان	عزت
نان	روٹی
آن ملے	آ ملے، آ کر ملے
ناحق میں	بلاوجہ، غیر ضروری طور پر

1. مختصر ترین سوالات:

(الف) کس کو اردو نظم کا باوا آدم کہا جاتا ہے؟

(ب) نظیر اکبر آبادی کا تعلق کس شہر سے تھا؟

(ج) نظیر نے کس طرح کی شاعری کی؟

(د) آدمی نامہ کیا ہے؟

(ہ) اکبر آباد کا نیا نام کیا ہے؟

2. مختصر سوالات:

(الف) اس نظم کے شاعر کو اردو نظم کا باوا آدم کیوں کہا جاتا ہے؟

(ب) نظیر اکبر آبادی کی شاعری کی اصل خوبی کیا ہے؟

(ج) اس نظم میں دنیا کو کس کس شکل میں پیش کیا گیا ہے؟

(د) اس نظم میں برائی کا بدلہ کس کس طرح پیش کیا گیا ہے؟

3. **معروضی سوالات:**

(i) نظیرا کبرآبادی کس طرح کے شاعر تھے؟

(الف) قصیدہ گو (ب) غزل گو

(ج) ہجو گو (د) نظم گو

(ii) شہر آگرہ کا پرانا نام کیا ہے؟

(الف) ملیح آباد (ب) اکبرآباد

(ج) الہ آباد (د) آگرہ آباد

(iii) ''آدمی نامہ'' کیا ہے؟

(الف) قصیدہ (ب) مرثیہ

(ج) غزل (د) نظم

(iv) جو اوروں کا مان رکھتا ہے اسے کیا ملتا ہے؟

(الف) ایمان (ب) ارمان

(ج) انعام (د) عزت

(v) کہاں ہر دم جھگڑے ہوتے ہیں اور ہر آن عدالت بستی ہے؟

(الف) سمندر میں (ب) آسمان میں

(ج) دنیا میں (د) جنگل میں

پڑھیے، سمجھیے اور کیجیے

مضاف وہ اسم ہے جس کا تعلق کسی دوسرے اسم سے ہو جیسے اللہ کا بندہ، شمشاد کی کتاب، ان میں بندہ اور کتاب کا تعلق اللہ اور شمشاد سے پیدا ہوتا ہے۔ جس کی طرف کسی شئے کا لگاؤ ہوتا ہے اسے مضاف الیہ کہتے ہیں۔ علامت اضافت: کا، کی، کے، اے، ای، نا، نی وغیرہ ہیں جیسے اس کا گھوڑا، اُن کے گھوڑے، اُن کی کتاب وغیرہ۔

اب مندرجہ بالا باتوں کو دھیان میں رکھتے ہوئے، مضاف، مضاف الیہ اور علامت اضافت کی نشاندہی کیجیے:

- خدا کے فرشتے
- سرمد کا گھر
- میل کا پتھر
- ان کا ہاتھی
- ان کے گھوڑے
- امی کی باتیں

5. **کسی بھی نظم یا غزل میں قافیے بدلتے رہتے ہیں اور تخلیق آگے بڑھتی رہتی ہے، مثلاً:**

ہے دنیا جس کا نانوں میاں یہ اور طرح کی بستی ہے
جو مہنگوں کو یہ مہنگی ہے اور سستوں کو یہ سستی ہے

اس شعر میں 'بستی اور 'سستی' قافیے ہیں۔ اس طرح کے ہم قافیہ اشعار اس نظم سے نقل کریں۔

6. **ذیل کے الفاظ کی ضد لکھیے:**

دنیا ....

مہنگا ....

بستی ....

پست ....

حق ....

غریب ....

مندرجہ ذیل الفاظ میں "نا" یا "بے" لگا کر نئے الفاظ بنائیں۔

حق ....

غیرت ....

جائز ....

مراد ....

انتہاء ....

حساب ....

شرم ....

واقف ....

عقل ....

سمجھ ....

عملی سرگرمیاں

- نظیر اکبر آبادی کی تصویر حاصل کیجیے اور اسے ہو بہو اسکیچ کرنے کی کوشش کیجیے
- اس نظم کو یاد کیجیے اور اپنے دوستوں کو سنائیے
- نظیر کی دوسری مشہور نظموں کو جمع کیجیے۔